جھوٹ کی

بدبو

30-Mar-2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو یوں کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا، اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

1...اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص۲۷۸ ملتقطاً

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ جو کچھ سنوں گی اسے سن کر سمجھ کر اس پہ عمل کرنے، بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی، دوران بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان کی ریکارڈنگ کرونگی نہ اور کسی قسم کی آواز (کہ اسکی اجازت نہیں)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والی اندھی ہوگئی

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے گھر کے بعض حصے کے مُتعلق جھگڑا کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زمین اسی کو دے دو، میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا ہے: جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی قیامت کے دن اس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد آپ نے دُعا فرمائی: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا(Blind) کر دے اور اسکی قبر اسی گھر میں بنادے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہو چکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مر گئی اور وہی کُنواں اس کی قبر بن گیا۔

www.dawateislami.net

(مسلم،کتاب المساقاة،باب تحریم الظلم، ص۶۹۶،حدیث:۴۱۳۳)

جھوٹ سے بُغض وحسد سے ہم بچیں
کیجئے رحمت اے نانائے حسین

(وسائلِ بخشش،ص۲۵۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سُنا آپ نے کہ ایک جھوٹ کی وجہ سے اُس عورت کو کیسی دردناک اور عبرتناک موت آئی۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِنسان کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے، اِن نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت "زَبان" بھی ہے، یہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے مگر خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عظیمُ الشّان نعمت ہے۔اِس نعمت کی قدر تو شاید گونگا(Dumb) ہی جان سکتا ہے۔اس کا دُرُست اِستِعمال جنَّت میں داخِل اور غَلَط استِعمال جہنَّم واصِل کر سکتا ہے۔اگر کوئی اپنی زبان کا دُرُست اِستعمال کرتے ہوئے صدقِ دل سے کلمہ ٔطیبہ پڑھے تو اس کے لیے جنَّت واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پَرْوَر ہے: جس نے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔"(مستدرک حاکم، کتاب التو بة والانابة،باب من قال لا الٰہ ..الخ، ۵/۳۵۶، حدیث:۷۷۱۳) اگر یہی زَبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں چلے تو بہُت بڑی آفت کا سامان ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِنسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان سے ہوتی ہیں۔(شعب الایمان،باب فی حفظ اللسان،۴ /۲۴۰،حدیث:۴۹۳۳)زبان کے غلط اِستعمال کی ایک صُورت جھوٹ بولنا بھی ہے۔جھوٹا شخص لوگوں میں تو اپنا اِعتماد گنوا کر ذلیل ہوتا ہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نوری مخلوق یعنی فرشتے بھی ایسے شخص کے پاس نہیں آتے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔(ترمذی، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الحدیث:۱۹۷۹، ج۳، ص۳۹۲)

www.dawateislami.net

جھوٹے آدمی کے منہ سے اٹھنے والی بدبو

حضرتِ سیِّدُنا امام عبد الرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جب مومن بلا عُذر جھوٹ بولتا ہے تو اس کے مُنہ (Mouth) سے بدبودار چیز نکلتی ہے یہاں تک کہ وہ عرش پر پہنچ جاتی ہے اور عرش اُٹھانے والے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور انکے ساتھ 80 ہزار فرشتے بھی لعنت بھیجتے ہیں اور 80 خطائیں اس کے ذمہ لکھی جاتی ہیں جن میں سب سے کم اُحد پہاڑ کی مثل ہے۔

(بستان الواعظین وریاض السامعین ص ٦١)

فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ جلد اوّل صَفحہ 720 پر ہے: جھوٹ اور غیبت باطِنی گندگیاں ہیں وَلہٰذا جھوٹے کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ حفاظت کے فرِشتے اُس وقت اُس کے پاس سے دُور ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارِد ہوا ہے اور اسی طرح ایک بدبو کی نسبت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خبر دی کہ یہ اُن کے منہ کی بدبُو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں اور ہمیں جو جھوٹ یا غیبت کی بدبُو محسوس نہیں ہوتی اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُس کے عادی ہو گئے ہماری ناکیں اُس سے بھری ہوئی ہیں جیسے چمڑا پکانے والوں کے محلّے میں جو رہتا ہے اُسے اُس کی بدبُو سے ایذا نہیں ہوتی دوسرا آئے تو اُس سے ناک نہ رکھی جائے۔ مسلمان اِس نفیس فائدے (یعنی عمدہ نتیجے) کو یاد رکھیں اور اپنے رَبّ (عَزَّ وَجَلَّ) سے ڈریں، جھوٹ اور غیبت ترک کریں۔ کیا مَعَاذَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) منہ سے پاخانہ نکلنا کسی کو پسند ہو گا؟ باطن کی ناک کُھلے تو معلوم ہو کہ جھوٹ اور غیبت میں پاخانے سے بدتر سڑاند (یعنی بدبو) ہے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ١٣٥)

حسد، وعدہ خلافی، جھوٹ، چغلی، غیبت و تہمت
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارَسُوْلَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش، ص ٣٣٢)

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سنا آپ نے کہ جھوٹے کے منہ سے ایسی سخت بدبو نکلتی ہے کہ رحمت کے فرشتے ایک میل دور ہو جاتے ہیں مگر ہمیں یہ بدبُو اس لیے محسوس نہیں ہوتی کہ جھوٹ کی کثرت کے سبب ہر طرف اس کی بدبُو کے بھبکے اُٹھ رہے ہیں اور ہماری ناک (Nose) اَٹ چکی ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ جب گٹر کی صفائی کی جارہی ہو تو عام شخص اُس کی بدبُو کے باعث وہاں کھڑا نہیں رَہ سکتا مگر بھنگی (Sweeper) کو کچھ بھی پتا نہیں چلتا اس لئے کہ اس کی ناک اس گندگی کی بدبو سے اَٹ چکی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس بُری خَصلت سے اور جھوٹوں کی صُحبت سے بچنا چاہیے کیونکہ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُوْرَۃُالنَّحْل کی آیت نمبر 105 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازِن میں ہے کہ کافروں کی طرف سے قرآنِ پاک سے مُتَعلِّق رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم پر جو اپنی طرف سے قرآن بنا لینے کا بُہتان لگایا گیا تھا اس آیت میں اس کا رَد کیا گیا ہے اور اِس آیت کا خلاصہ یہ ہے جھوٹ بولنا اور بہتان باندھنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے۔

(تفسیرِ خازن ،النحل ،تحت الآیۃ:۱۰۵، ۱۴۴/۳،ملخصاً)

حضرتِ علّامہ امام فَخْرُالدّین محمد بن عُمر رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر قَوِی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بد تَرین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام (Blame) لگانے کی جُرأت وُہی شخص کرتا ہے، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخص غیر مُسلِم ہو۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مَذَمَّت میں اس طرح کلام فرمانا، نہایت

www.dawateislami.net

ہی سخت تَنْبِیْہ ہے۔(التفسیر الکبیر:۲۷۲/۷،الجزء العشرون،ملتقطاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آپ نے سُنا کہ قرآنِ کریم میں جھوٹ کو بے ایمانوں کی صفت قرار دیا گیاہے یقیناً جھوٹ ایسی بری عادت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں قبیلوں کے بڑے سردار بھی اس سے سخت نفرت کرتے اور اپنی طرف جُھوٹ کی نسبت کرنا گوارا نہیں کرتے تھے، جیسا کہ

جب شاہِ روم کے پاس نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے خط کی صورت میں اسلام کی دعوت پہنچی تو اُس نے ابُوسفیان کو اپنے دربار میں بُلایا(جو اُس وقت مسلمان تو نہیں ہوئے تھے مگر نسب کے اعتبار سے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریبی تھے) شاہِ روم نے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعویٔ نبوت کی سچائی کا اندازہ لگانے کیلئے ابوسفیان سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں بہت سے سوالات کئے، اگرچہ اس وقت کفر کی وجہ سے ابوسفیان، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بُغض وعناد رکھتے تھے مگر اِس کے باوجود حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار وگُفتار کے متعلق پوچھے جانے والے تمام سوالات کے جوابات شاہِ روم کو سچ سچ بتادیئے اور شانِ رسالت گھٹانے کیلئے جھوٹ کا سہارا صرف اس وجہ سے نہ لیا کہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے معاشرے میں مجھے جھوٹا کہا جائے گا اور اس بدترین عیب کی میری طرف نسبت کی جائے گی۔ چنانچہ اُس موقع پر شانِ رسالت گھٹانے کے لئے جھوٹ نہ بول سکنے اور مجبوراً سچ بولنے کی وجہ خود بیان کرتے ہیں: فَوَاللّٰہِ لَوْلَا الْحَیَاءُ مِنْ اَنْ یَاثِرُوا عَلَیَّ کَذِبًا لَکَذَبْتُ عَنْہُ اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ لوگ میری طرف جھوٹ منسوب کریں گے تو میں ضرور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں جھوٹ بولتا۔(بخاری، کتاب بدء الوحی، ۱۰/۱ حدیث:۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اس واقعے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اسلام سے پہلے بھی لوگ جھوٹ سے سخت نفرت کرتے تھے جبھی تو حضرت سَیِّدُنا ابُوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایمان لانے سے پہلے نبیِ پاک

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں صرف اس لیے جھوٹ نہیں کہا کہ لوگ اُن کے بارے میں یوں باتیں بناتے کہ ابُوسفیان جیسا معزز سردار بھی جھوٹ بولتا ہے۔ غور کیجئے! جھوٹ کیسی بُری عادت ہے کہ اسلام سے پہلے بھی لوگوں کے نزدیک معیوب(Disgusting) سمجھا جاتا تھا، تو ہم مسلمان ہو کر آفت سے بچنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحج آیت 30 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

اللہ ہمیں جھوٹ سے غیبت سے بچانا مولیٰ ہمیں قیدی نہ جہنَّم کا بنانا
اے پیارے خدا از پئے سلطانِ زمانہ جنَّت کے محلّات میں تو ہم کو بسانا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ پاک میں ہمیں جھوٹ سے بچنے کا حکم دیا ہے کیونکہ جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری کی علامت ہے، جھوٹ ایک ایسا مرض ہے جو ہمارے مُعاشرے (Society) میں تیزی سے پھیل رہا ہے، جھوٹ بولنے والا یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہو جائے گا، یہ ذِہن رکھنے والے نادان لوگ ایسا نُقصان اُٹھاتے ہیں کہ بسا اوقات جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ آیئے اس بارے میں ایک عبرت انگیز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

جُھوٹ کو مَعمُولی عَیب سمجھنے والے کا عِبرتناک انجام

کسی شہر میں ایک تاجر رہا کرتا تھا، مال و دولت کی ریل پیل کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک حسین و جمیل زوجہ بھی عطا فرمائی تھی، دونوں ایک دوسرے کو بے حد چاہتے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے تھے، انہوں نے سوچا کہ ہمارے پاس ایک غلام (Slave) ہوتا جو ہماری حاجات پوری کرتا ۔(اسی سوچ کو مد نظر رکھتے ہوئے) وہ تاجر بازار گیا، وہاں اسے ایک اچھی وَضع قطع کا حامل غلام نظر آیا، جس کا آقا یہ صدا لگا رہا تھا: میں اس غلام کو بیچ رہا ہوں مگر اس میں یہ ایک بُرائی ہے کہ سال میں ایک مرتبہ

www.dawateislami.net

جھوٹ بولتا ہے، یہ سُن کر تاجر کہنے لگا: یہ تو اتنا بڑا عیب نہیں، تاجر اُس غلام کو خرید کر گھر لے آیا، غُلام اپنے نئے آقا (تاجر) کی خدمت کرنے لگا، تاجر کو بھی یہ غلام پسند آنے لگا، سال پورا ہونے والا تھا اور تاجر اس غلام کا عیب بھی بھول چکا تھا، ایک دن غلام تاجر کی بیوی کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری بات غور سے سنیے اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنی جان بچایئے! مُعاملہ یہ ہے کہ آپ کے سر تاج نے آپ کو چھوڑنے کا پورا منصوبہ بنالیا ہے کیونکہ وہ کسی بڑے آدمی کی بیٹی کو چاہنے لگا ہے، اس سے پہلے کے بہت دیر ہو جائے کچھ ترکیب سوچ لیجئے، میں تو بس آپ کی شفقتوں کی لاج رکھتے ہوئے یہ سب بتا رہا ہوں، تاجر کی زوجہ یہ بات سُن کر بہت پریشان ہوئی اور اسی غلام سے کوئی مشورہ دینے کو کہا: غلام کہنے لگا: اگر آپ ان کا کوئی بال توڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر آپ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے کیونکہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو بالوں پر دَم کر کے دیتا ہے، اگر اس دَم کئے ہوئے بال کو جلا کر اس کا دُھواں ان کی ناک کے قریب لے جایا جائے اور وہ دُھواں ان کے دماغ (Brain) تک پہنچ جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے آپ کے غلام بن کر رہیں گے، مگر یاد رہے کہ وہ بال بالکل گلے کے ساتھ ہنسلی کی ہڈی کے پاس اُگا ہوا بال ہو، زوجہ کہنے لگی: مگر اس جگہ سے بال کیسے توڑوں گی؟ غلام کہنے لگا: میں آپ کو اُسترہ لادوں گا، جب آقا گہری نیند سو جائیں تو آرام سے گلے کے پاس کے بال کاٹ لیجئے گا، اس مشورہ پر دونوں متفق ہو گئے۔ اب وہ تاجر کے پاس گیا اور کہنے لگا: سردار! میں آپ کو ایک بہت افسوس ناک بات بتانا چاہتا ہوں، وہ بھی صرف اس لئے کہ میں آپ کی شفقتوں کے زیرِ سایہ ہوں، دراصل آپ کی زوجہ آپ سے بددل ہو گئی ہیں اور وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہیں، اس سلسلے میں اس نے آپ کو قتل کرنے کا پُورا منصوبہ بھی بنالیا ہے، اگر آپ میری بات کی سچائی جاننا چاہیں تو آج رات بستر پر ان کو یوں ظاہر کیجئے گا جیسے آپ گہری نیند سو رہے ہیں، تب آپ کو اصل بات کا علم ہو جائے گا، غلام کے اس جھوٹ کا تاجر کے دِل پر بڑا اثر ہوا اور اُس نے غلام کی بات ماننے کا فیصلہ کر لیا، جب رات ہوئی تو تاجر کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹ

www.dawateislami.net

گیا اور یہ ظاہر کیا جیسے وہ بہت گہری نیند سو چکا ہے، جب اس کی بیوی اُسترہ لیکر بال کاٹنے کے اِرادے سے آگے بڑھی اور اُسترہ گلے پر رکھنے لگی، تو تاجر نے فوراً آنکھ کھول لی اور اُسترہ اتنے قریب دیکھ کر اُسے غلام کی بات کا یقین ہوگیا، اس نے فوراً زوجہ سے اُسترہ چھینا اور اس کے گلے پر پھیر دیا، یکایک خون کا فوارہ اُبل پڑا، جب وہ تڑپ تڑپ کر تاجر کے ہاتھ میں ٹھنڈی ہوئی تب تاجر کو کچھ ہوش آیا کہ وہ کیا کر بیٹھا ہے، بالآخر یہ معاملہ سارے شہر میں پھیل گیا اور تاجر کو بھی اپنی زوجہ کے قتل کی پاداش میں سولی چڑھادیا گیا۔(فاکھۃ الخلفاء ، ص۱۵۷، دار الاٰفاق العربیۃ)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دیکھا آپ نے کہ جھوٹ نے کیسے خُوشیوں بھرے گھر کو ویران کردیا اوراس کے مکینوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کو معمولی عیب نہیں سمجھنا چاہیے جیسا کہ اس تاجر نے غلام کے اس عیب کو معمولی سمجھا اور بالآخر اس کی بھینٹ چڑھ گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یک طرفہ کسی کی بات سُن کر اس پر یقین نہیں کرنا چاہیے جب تک اچھی طرح تحقیق نہ کرلی جائے جیسا کہ اس حکایت میں تاجر اور اس کی زوجہ نے جھوٹے غلام کی بات سُن کر یقین کر لیا جس کے بھیانک نتائج بالآخر دونوں میاں بیوی کو بھگتنے پڑے۔ کتنے بُرے ہیں وہ لوگ جو جھوٹ بول کر میاں بیوی، دوستوں اور عزیزوں کے درمیان جدائی ڈلواتے ہیں حالانکہ شریعتِ مطہرہ کو مسلمانوں کا آپس میں اتفاق اور اتحاد اس قدر محبوب ہے کہ ایک دوسرے کو منانے اور صلح کروانے کیلئے جھوٹ بولنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو کاہِل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دو صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کے درمیان کچھ بحث ہوئی حتّٰی کہ دونوں نے باہم قَطعِ تَعلُّق کر لیا تو میں نے ان میں سے ایک سے ملاقات کی اور کہا: تمہارا فُلاں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ میں نے تو اس سے تمہاری بہت تعریف سنی ہے پھر میں دوسرے سے ملا اور اس سے بھی اسی طرح کہا حتّٰی کہ ان دونوں کے مابین صلح ہوگئی پھر میں (نے اپنے دل میں) کہا: میں

www.dawateislami.net

نے دونوں کے درمیان صلح تو کرادی لیکن (جھوٹ بول کر) خود کو ہلاک کر دیا، چنانچہ میں نے اس بات کی خبر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: اے ابو کاہل! لوگوں کے درمیان صلح کرایا کرو اگرچہ جھوٹ بولنا پڑے۔ (معجمِ کبیر، قیس بن عائذابو کاھل ، ۱۸ /۳۶۱ ،حدیث:۹۲۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! مسلمانوں میں لڑائی کروانے کیلئے جھوٹ بولنا قابلِ مذمت فعل ہے جس کی وجہ سے آپس میں انتشار پھیلتا، نفرت وعداوت بڑھتی ہے، لہٰذا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے عذاب سے ڈر جایئے اور جھوٹ جیسی مہلک بیماری سے خود کو بچایئے ورنہ جھوٹ پکڑے جانے پر دُنیا میں تو ذلّت و رُسوائی ہوتی ہی ہے آخرت میں بھی اُسے دردناک عذاب کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، آیئے! جھوٹ سے نجات پانے اور ہمیشہ سچ کا دامن تھامنے کی نِیَّت سے 3 فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنَّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسق وفُجُور ہے اور فِسق وفُجُور (گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث: ۶۶۳۸، ص: ۱۰۷۷، ملتقطاً)

2. ارشاد فرمایا: جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہو جاتا ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، ۴/۱۲۵، رقم: ۶۰۹۴)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جہنَّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنَّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، رقم: ۶۶۵۲)

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے

www.dawateislami.net

زِندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس! گرم روز و شَب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص:۴۷۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سُنا آپ نے کہ سچ کیسی پاکیزہ عادت ہے جو انسان کو جنّت تک پہنچادیتی ہے جبکہ جھوٹ بولنا ایسی بدترین صِفت ہے جو جہنّم کی گہرائیوں میں دھکیل دیتی ہے اور جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذاب (یعنی بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور یہ عادتِ بد انسان کو فاسق وفاجر بنادیتی ہے۔

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھوٹا آدمی آگے چل کر پکا فاسِق وفاجِر بن جاتا ہے، جھوٹ ہزارہا گناہوں تک پہنچادیتا ہے۔ تجربہ بھی اسی پر شاہِد ہے، سب سے پہلا جھوٹ شیطان نے بولا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ مزید فرماتے ہیں: (جھوٹا) شخص ہر قسم کے گناہوں میں پھنس جاتا ہے اور قدرتی طور پر لوگوں کو اس کا اِعْتِبَار نہیں رہتا، لوگ اس سے نَفْرت کرنے لگتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۴۵۳)

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں
اللہ مرض سے تو گناہوں کے شفا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! گُناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے میں ہی عافیت ہے، بالخصوص جھوٹ سے کہ ایک جھوٹ کئی گناہوں کا سبب بنتا ہے اور ایک جھوٹ کو چھپانے کیلئے لوگوں کو کئی جھوٹ مزید بولنے پڑتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے آج لوگوں کی ایک تعداد جھوٹ کی آفت میں گرفتار ہے، کئی مَواقع ایسے ہیں جہاں سچ بولنے میں کوئی خرابی نہیں ہوتی پھر بھی لوگ جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں، مثلاً جہاں

www.dawateislami.net

چند اَفراد کی بیٹھک ہو تو وہاں ایک دوسرے کو ہنسانے اور محفل کو گرمانے کیلئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولنے کی مذمت پر دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے،

1. ارشاد فرمایا: بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی غلطی ہوتی ہے، وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے غلطی ہوتی ہے۔(شعب الإیمان، باب فی حفظ اللسان،۴/۲۱۳،حدیث: ۴۸۳۲)
2. ارشاد فرمایا: خرابی ہے اس کے لیے جو بات کرے تو جھوٹ بولے تاکہ اس سے قوم کو ہنسائے، اس کے لیے خرابی ہے،اس کے لیے خرابی ہے۔ (ترمذی ،۴/۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۲)

جھوٹی باتیں کرنے والے توبہ کر
بات میری مان تو اللہ سے ڈر

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ، دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانے اور محفل گرمانے اور لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹے اَفسانے سنانے میں سَراسر نقصان ہی نقصان ہے کیونکہ ایسی مجالس میں بیٹھ کر اپنی زبان کو فضول باتوں، غیبتوں، چغلیوں اور جھوٹ وغیرہ گناہوں سے بچانا اِنتہائی دُشوار ہو جاتا ہے۔اگر کبھی مجبوراًایسی مجلسوں میں بیٹھنا پڑ جائے تو ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنیچاہیے اور جھوٹ بولنے کے بجائے حق گوئی سے کام لیناچاہیے،ہمارے بزرگانِ دین کبھی جھوٹ کا سہارا نہ لیتے بلکہ سچ بات کہتے اگرچہ سامنے والے کو کڑوی لگتی،چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلیفۂ وقت ہشّام کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: ہشّام! کیسے ہو؟ اس نے غُصّے سے کہا: آپ نے مجھے "امیرُالمؤمنین" کہہ کر مخاطب کیوں نہیں کیا؟ فرمایا: اس لئے کہ تمام مسلمان تمہاری خِلافت سے مُتَّفِق نہیں ہیں لہٰذا میں ڈرا کہ تمہیں امیرُالمؤمنین

www.dawateislami.net

کہنا کہیں جھوٹ نہ ٹھہرے۔اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:لہٰذا جو آدمی اس قدر کھرا اور صاف گو ہو اوراس قسم کی باتوں (مثلاً غیبتوں ، چغلیوں ، ریاکاریوں،خود پسندیوں، خوشامدوں وغیرہ وغیرہ)سے بچ سکتا ہو وہ بے شک لوگوں میں مِل جُل کر رہے ورنہ اپنانام مُنافِقوں کی فِہرست میں لکھوانے پر راضی ہو جائے۔ (احیاء العلوم ،۲ /۲۸۷)

کسی چیز کی خواہش ہونے کے باوجود جُھوٹ بولنا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ہمارے مُعاشرے میں جھوٹ کی ایک صورت یہ بھی عام ہے کہ ایک شخص کو کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے اور وہ اسے حاصل بھی کرنا چاہتا ہے مگر جب اس سے پوچھا جائے تمہیں اس کی حاجت ہے تو وہ جھوٹ بولتے ہوئے کہتا ہے مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنت عمیس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللهصَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم میں سے کسی کو کسی چیز کی خواہش ہو اور وہ کہے کہ مجھے اس کی خواہش نہیں تو کیا یہ جھوٹ میں شُمار ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: بے شک جھوٹ کو جھوٹ لکھا جاتا ہے حتّٰی کہ چھوٹے جھوٹ کو چھوٹا جھوٹ لکھا جاتا ہے۔(اتحاف السادة المتقين،کتا ب آفات اللسان ، باب الحذر من الكذب بالمعاريض،۹/۲۸۳) حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا، آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم پر پیش فرمایا، ہم نے کہا: ہمیں خواہش نہیں ہے۔ فرمایا: بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اِکٹھا مت کرو۔

(ابنِ ماجہ،کتاب الاطعمة،باب عرض الطعام،۴/۲۶،حدیث:۳۲۹۸)

صدرُ الشریعہ ،بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ حدیثِ پاک ذکر کرنے

www.dawateislami.net

کے بعد فرماتے ہیں: بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھالے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دُنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے۔ بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اِس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک اُن سے بار بار نہ کہا جائے، کھانے سے اِنکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے، جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۷۲، حصہ:۱۶) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جھوٹی تواضع نہ کرے اور آنے والا بھی جھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں تاکہ بھوک اور جھوٹ کا اِجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے)۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۲۰۲)

جھوٹے خواب بیان کرنا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! جھوٹ بولنے کی ایک صورت یہ بھی عام ہے کہبعض لوگ ہر دلعزیز بننے یا کسی اور غرضِ فاسد کیلئے جھوٹے خواب گھڑ کر سناتے ہیں، یاد رکھئے! یہ بھی ناجائز و گناہ ہے احادیثِ مبارکہ میں اس کی سخت وعیدیں آئی ہیں چنانچہ سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کی طرف منسوب ہو یا خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہیں دیکھی یا مجھ سے وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔(بخاری، کتاب المناقب ، باب نسبة اليمن الى اسماعيل، ۲/۴۷۶، حدیث:۳۵۰۹) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے قیامت کے دن اسے جَو کے دو دانوں کے درمیان گِرہ (گانٹھ) لگانے کا عذاب دیا جائے گا اور وہ کبھی بھی گِرہ (گانٹھ) نہیں لگا

www.dawateislami.net

سکے گا۔(بخاری ،کتاب التعبیر ، باب من کذب فی حلمہ ،۴/۴۲۲،حدیث:۷۰۴۲)

جھوٹے خواب سنانے کا انجام

جھوٹے خواب سنانے والوں کو عذابِ آخرت کے علاوہ بسااوقات دُنیا میں بھی سخت پشیمانی وندامت کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے،اس سے متعلق ایک عبرتناک حکایت سنئے، چنانچہ

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سِیرین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک خواب بیان کیا، کہنے لگا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک شیشے کا پیالہ ہے، جس میں پانیبھی موجود ہے،وہ پیالہ تو ٹوٹ گیا ہے، مگر پانی جوں کا توں موجود ہے، یہ سن کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر (اور جھوٹ نہ بول) کیونکہ تو نے ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا،وہ شخص کہنے لگا: سُبْحٰنَ اللہ! میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک خواب بیان کر رہا ہوں اور آپ فرما رہے ہیں کہ تو نے کوئی خواب نہیں دیکھا؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بِلاشبہ یہ جھوٹ ہے، اسی لئے اس جھوٹ کے نتیجے کا میں ذِمّہ دار نہیں ہوں، اگر تو نے واقعی یہ خواب دیکھا ہے، تو تیری بیوی ایک بچہ جنے گی، پھر وہ مر جائے گی اور بچہ زندہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ شخص جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے چلا گیا تو اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تو ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا تھا، یہ سن کر کسی نے کہا: لیکن آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تعبیر تو بیان کر دی ہے، حضرتِ سیِّدُنا ہِشام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اس شخص کی بیوی نے ایک بچہ جنا، پھر وہ مر گئی اور بچہ زندہ رہا۔(تاریخ ابنِ عساکر ، محمد بن سیر ین ،۵۳/۲۳۲)

جھوٹی باتیں کرنے والے باز آ
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا

www.dawateislami.net

مال بیچنے کے لیے جھوٹ بولنا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ہمارے معاشرے میں جھوٹ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ لوگ اپنا مال بیچنے کیلئے جھوٹ بولتے بلکہ جھوٹی قسم اُٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتے، کاروبار(Business) میں کثرت سے جھوٹ بولنا کمال اور ترقی کی علامت جبکہ سچ بولنے کو بے وقوفی اور ترقی میں رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ایسے لوگوں کو اپنے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو رِزق ہمارے نصیب میں لکھ دیا ہے وہی ملے گا۔نہ تو سچ بولنے سے ہمارے حصّے کے رزق میں کوئی کمی آئے گی اور نہ ہم جھوٹ بول کر اپنے حصّے سے زیادہ رِزق حاصل کرسکتے ہیں البتہ جھوٹ بولنا بے برکتی، مَعاشی تباہی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے،اس بارے میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور کاروبار میں جھوٹ بولنے سے توبہ کیجئے۔

1. ارشاد فرمایا:"خریدنے اور بیچنے والے کو جدا ہونے سے پہلے پہلے اختیار ہے، اگر دونوں نے سچ بولا اور گواہ بنائے تو ان کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ہو سکتا ہے ان کو نفع تو ہو لیکن ان کے سودے سے برکت اُٹھالی جائے۔" (سنن ابی داود، کتاب البیوع، باب فی خیار المتبایعین، الحدیث: ۳۴۵۹، ص۳۷۷)
2. ارشاد فرمایا:بے شک تاجر ہی فاجر ہیں۔صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی:یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خرید و فروخت حلال نہیں فرمائی؟" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"کیوں نہیں، لیکن وہ بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں۔"(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبد الرحمٰن بن شبل، الحدیث: ۱۵۵۳۰،ج۵،ص۲۸۸)

بد گمانی، جھوٹ،غیبت، چغلیاں
چھوڑ دے تو ربّ کی نافرمانیاں

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳ ۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اگر مسلمان سچائی، اَمانت، عدل واِنصاف، تقویٰ وپرہیز گاری، احسان و بھلائی، اِیثار وخیر خواہی کو اپنا کر اسلام کے عطا کردہ کاروباری اُصولوں (Rules) کے مُطابق تجارت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کاروبار میں برکت ہوگی، اسلامی مُعاشرے میں شاندار خوشحالی آئے گی اور اللّٰہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضاوخُوشنودی بھی نصیب ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اگر ہمیں کوئی بیماری ہو جائے تو ہم پریشان ہو جاتے ہیں اور اس سے چھٹکارا پانے کیلئے علاج شروع کر دیتے ہیں۔ اگر اپنے شہر یا ملک میں علاج ممکن نہ ہو تو دوسرے شہر یا ملک کا سفر کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتے الغرض اُس بیماری سے نجات پانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ جھوٹ بھی ایک باطنی بیماری ہے جو دنیا میں ہماری ذلت ورُسوائی کا اور آخرت کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ لہٰذا جھوٹ سے بچیئے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضاوخوشنودی پانے کیلئے ہمیشہ سچ بولئے۔ آیئے! جھوٹ سے بچنے کیلئے اس کے چند علاج بھی سن لیجئے۔ ◈ جھوٹ سے بچنے کے لیے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح دُعا کیجئے کہ اے ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جھوٹ کی نحوستوں سے بچا اور سچ کی برکتیں پانے کیلئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی بنا۔ ◈ جھوٹ کی مذمت پر احادیثِ مُبارکہ اور اقوالِ بزرگانِ دین کا مطالعہ کیجئے اس طرح جھوٹ سے نفرت پیدا ہوگی ◈ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کیجئے کہ اگر ہمارے دل میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہوگا تو دیگر گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ جھوٹ سے بچنا بھی آسان ہوگا۔ ◈ اچھی صحبت اپنایئے کہ اس کی برکت سے بھی اچھی عادات اپنانے کا ذہن بنے گا ◈ جھوٹ سے

www.dawateislami.net

بچنے کیلئے بُزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی کا مُطالعہ کیجئے کہ ان نیک ہستیوں نے ہمیشہ اپنی زندگی شریعت وسُنَّت کے مطابق بسر فرمائی ہے۔ ◈ جھوٹ کے انجام پر غور کیجئے کہ دنیاو آخرت میں جھوٹے لوگوں کو کیسے کیسے نقصانات کا سامنا ہوتا ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح بھی جھوٹ سے نفرت پیدا ہوگی۔ ◈ جھوٹ کی مَذمّت کو پڑھتے رہئے۔ ◈ مدنی انعامات پر عمل کو معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اگر ہم اِن مدنی پھولوں پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو جھوٹ جیسی بُری خصلت اور سچ کی برکتوں سے مالا مال ہوسکتے ہیں کیونکہ سچ تمام بھلائیوں کا سبَب اور جنت کا راستہ ، جبکہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ اور جہنّم کا راستہ ہے۔ لہٰذا جھوٹ سے خود بھی بچیئے اور اپنے بچوں کو بھی اس بری عادت سے دور رکھئے - اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

مجلس مدنی مُذاکرہ کا تعارف

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانی ِ دعوت ِ اسلامی حضرتِ علام مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاؔر قادری رَضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے "علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔" کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال وجواب کا ایک سِلْسلہ شُروع کیا، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں "مدنی مُذاکرہ" کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عَقائدواَعمال، فضائل ومَناقِب، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات واِسلامی مَعْلُومات، معاشی ومُعاشرتی وتنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں

www.dawateislami.net

حکمت آموز و عشق ِرسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ " مجلسِ مدنی مذاکرہ " بھی ہے جو کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رسالے اور آڈیو (Audio) ویڈیو (Video) سیڈیز (CDs) کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ کئی آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سیڈیز اور تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادَت بھی حاصل کرچکی ہے اور مزید کیلئے کوشش جاری ہیں۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ساتھ ساتھ دعوت اسلامی کے 8 مَدَنی کاموں میں بھی حِصّہ لیجئے۔

8 مدنی کاموں میں سے 1 مدنی کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور دعوت اسلامی کے 8 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ 8 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرے" کو اوّل تا آخر دیکھنا بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِین حاصل ہوتا ہے اور عِلْمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضُورِ پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابُوذر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل

www.dawateislami.net

پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے عِلم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب السنة، ج۱، ص۱۴۲، حدیث۲۱۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے، ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی، ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے دیکھنے کو یقینی بنائیں گے اور دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں گی، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ ان شاء اللہ عزوجل

اپریل فول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! مُعاشرے میں جھوٹ اس قدر عام ہوچکا ہے کہ اس کو برائی تصور نہیں کیا جاتا، ہر مُعاملے میں جھوٹ بولنا ہماری عادت بن گیا ہے بلکہ کفار کی نَقالی کرتے ہوئے بدقسمتی سے مسلمانوں نے بھی جھوٹ بولنے کا ایک دن "اپریل فول" کے نام سے مخصوص کرلیا ہے۔ یاد رہے یہ غیر مُسلموں کا طریقہ ہے کہ یکم اپریل کو جھوٹے اور دھوکے باز کفار نے مسلمانوں سے جھوٹ بول کر انہیں بحری جہازوں میں سوار کیا اور پھر بیچ سمندر میں بارود سے ان کے جہاز کو اُڑا دیا جس کے نتیجے میں تمام مسلمان شہید ہوگئے، تو کفار نے اس دن اپنی فتح کا جشن منایا۔ مگر ہمارے بے خبر مسلمان اس شرمناک رسم کو اپنا کر گویا کہ اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی بربادی پر خوشی مناتے ہیں۔ افسوس صد افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اتباع چھوڑ کر مسلمان بے سوچے سمجھے اَغیار کی پیروی کو قابلِ فخر جانتے اور اس مذمُوم رسم کو بڑے شوق سے مناتے ہیں۔ جبکہ پہلے کے لوگ اگر کسی مسلمان کی زبان سے جھوٹی بات سُنتے تو حیرت میں مُبتلا ہو جاتے کہ ایک مسلمان بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔

منقول ہے کہ مشہور مغل بادشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے اُستادِ محترم حضرت علامہ احمد

www.dawateislami.net

جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف فرماں تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا: حضور آپ کی زوجہ محترمہ بیوہ ہوگئی ہیں۔ یہ سن کر ملا جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت پریشانی کے عالم میں کچھ سوچنے لگے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پریشانی دیکھ کر وہاں موجود ایک شخص نے کہا: حضور! آپ تو بلاوجہ پریشان ہورہے ہیں جب آپ زندہ ہیں تو آپ کی زوجہ کیسے بیوہ ہوسکتی ہیں؟ تو حضرت علامہ جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ نہیں سوچ رہا کہ میری زوجہ کیسے بیوہ ہوئی، میں تو یہ سوچ کر پریشان ہوں کہ کیا کوئی مسلمان بھی جھوٹ بول سکتا ہے؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! مفسرِ قرآن علامہ جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک مسلمان کی زبان سے جھوٹ سُن کر اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جھوٹ بولنا منافق کی علامت ہے مومن کی صفت نہیں، جیسا کہ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: "یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا مومن بُزدل ہو سکتا ہے؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ہاں۔" "پوچھا گیا: "کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟" ارشاد فرمایا: "ہاں۔" "پھر پوچھا گیا: "کیا مومن کذّاب (یعنی جھوٹا بھی) ہوسکتا ہے؟" ارشاد فرمایا: "نہیں۔"

(المُوَطّأ للامام مالک، کتاب الکلام، باب ما جاء فی الصدق والکذب،

الحدیث: ۱۹۱۳، ج۲، ص۴۶۸۔)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا مسلمانوں کا کام نہیں اس لئے کوشش کرکے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت اپنایئے، زندگی میں چاہے کیسا ہی کٹھن مرحلہ درپیش کیوں نہ ہو، سخت سے سخت مصیبت میں گرفتار کیوں نہ ہوجائیں کبھی جھوٹ کا سہارا نہیں لینا چاہیے بلکہ ہمیشہ سچ کا دامن تھامے رہئے کہ سچ بولنے کے بڑے فضائل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت ان لوگوں کو بے شمار انعام واکرام سے نوازے گا جو لوگ دنیا میں سچ بولنے والے ہونگے، چنانچہ پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ آیت نمبر 119 میں

www.dawateislami.net

اِرشاد ہوتا ہے:

هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

علامہ اسماعیل حقی رَحمۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن سچ نفع دے گا تو جھوٹ اور ریاکاری کسی صورت نفع نہ دے گی لہٰذا عقلمند انسان کو چاہئے کہ سچائی کے راستے پر چلنے کی خوب کوشش کرے کیونکہ ایمان کے بعد سچائی کو اختیار کرنا بندے کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔(روح البیان، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲/۴۶۷-۴۶۸ـ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بروزِ قیامت سچ کی برکتیں نصیب فرمائے اور اپنے سچے رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ جنہوں نے ہمیشہ خود بھی سچی بات کہی اور لوگوں کو بھی حق گوئی کی ترغیب دلائی۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صادق وامین ہونا اس قدر مشہور تھا کہ وہ غیر مسلم جو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان کے دشمن تھے، طرح طرح سے ستانا جن کا معمول تھا، کفر وشرک تاریکیوں میں بھٹکنے کے باوجود وہ لوگ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صداقت وامانت کے قائل تھے۔ اور آپ کو دل جان سے صادق وامین تسلیم کرتے تھے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی مبارک زندگی کے دشوار گُزار مرحلوں میں نہ صرف خود عملی طور پر سچ پر قائم رہے بلکہ ہمیں سچائی کا پیکر بنانے کیلئے اپنے فرامین کی روشنی میں سچ کی تلقین بھی فرمائی۔ آیئے! سچ کی اہمیت اور اس کی فضیلت پر مشتمل تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے،

www.dawateislami.net

1. بارگاہِ رسالت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جنتی عمل کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(المسندللامام احمد بن حنبل ، مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص ، رقم ، ۶۶۵۲، ج ۲ ص ۵۸۹)

2. ارشاد فرمایا: بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔

(بخاری ، کتاب الادب ،باب قول اللہ تعالی ،رقم ۶۰۹۴ ،ج۴ ،ص ۱۲۵)

3. ارشاد فرمایا: سچ بولا کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

(مکارم الاخلاق ،باب فی الصدق ...الخ ، ص۱۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "اِحیاءُ العُلُوم" جلد 3 کے صفحہ 406 تا 421 کا مطالعہ فرمائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹ سے مُتَعَلِّق بہت سے مدنی پھول حاصل ہونگے اور جھوٹ سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آج ہم نے جھوٹ کے متعلق بیان سنا کہ

www.dawateislami.net

- ❖ قرآن وحدیث میں جھوٹ کی بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔
- ❖ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام کی نظر میں جھوٹ بدترین عادت تھی۔
- ❖ جھوٹ کو اسلام سے پہلے بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔
- ❖ جھوٹ ایمان کا دشمن اور منافق کی علامت ہے۔
- ❖ جھوٹ تاجروں کو فاجر بنادیتا ہے۔
- ❖ جبکہ سچ بولنے والے کو دنیا و آخرت میں عظیم برکتوں اور بے شمار فوائد سے نوازا جاتا ہے۔
- ❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جھوٹ سے نفرت اور ہمیشہ سچ کیعادت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنتیں اور آداب

1... مشکاۃ الصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۹۷/۱،حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو (2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ☆ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ☆ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ☆ راہ چلتے وقتبلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆ راستے میں دو (2) عورتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[3] ☆ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی

1...مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۱۱۵۶، حدیث:۲۰۸۸

2...الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ما جاء فی مشیۃ رسول اللہ ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

3...ابوداود ، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳

www.dawateislami.net

خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

www.dawateislami.net